اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ۝ اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

”دین کے مسائل“(part 01d)

والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت (ability) ہو تو اپنے بَچّوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنّی عالم / سُنّی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے **لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں** تاکہ دینی مسائل سیکھنے سکھانے میں غلطیاں نہ ہوں، مگر اس صورت (case) میں بھی **Topic number 49,50** والدین خود بَچّوں کو سمجھائیں)۔

39 ”فرض روزے“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس نے اللہ کریم کی رِضا (اور خوشی) حاصِل کرنے کیلئے ایک دن کا روزہ رکھا، تو اللہ کریم اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مَر جائے۔(مسنَد ابی یعلٰی ج ۱ ص ۳۸۳ حدیث ۹۱۷)، کہا جاتا ہے: کوّے کی عُمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔(غُنْیَۃُ الطّالبین)

واقعہ (incident): **بَچّوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے**

اِمامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان قادِری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چھوٹے سے تھے کہ رمضان کا پیارا مہینا آیا تو اس میں اعلیٰ حضرت کا پہلا روزہ رکھنے کا پروگرام (program) رکھا گیا، گھر میں افطاری کے لیے خوب سامان تیار کیا گیا، ایک کمرے میں فیرنی (دودھ سے پکے ہوئے چاول کی میٹھی ڈش (dish) کے پیالے جمانے کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ دوپہر ہوئی تو سخت گرمی تھی، اعلیٰ حضرت کے والد صاحب آپ کو کمرے میں لے گئے اور دروازہ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہوا کہا: اِسے کھالو۔ اعلیٰ حضرت جو اس وقت بچّے تھے عرض کرنے لگے کہ: میرا تو روزہ ہے، میں کیسے کھاؤں؟ والد صاحب نے فرمایا کہ: بَچّوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے (یاد رہے کہ بچّہ روزہ

رکھے اور کھانا مانگے تو کھانا وغیرہ دینا ہو گا)۔

اعلیٰ حضرت نے عرض کیا کہ: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ(یعنی اللہ کریم) تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت کے والد صاحب کی آنکھوں سے (خوشی) کے آنسو نکل آئے اور کمرہ کھول کر آپ کو باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

فرض روزے:

{1} روزے کا مقصد نیکی اور اللہ کریم کی خوشی حاصل کرنا ہے۔ روزے میں نفس (یعنی اپنے آپ) پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق (Practice) ہوتی ہے۔ (تفسیر صراطُ الْجِنان" جلد۱، صفحہ ۲۹۰ مُلخصاً)

{2} مسلمان ہونے کے بعد جس طرح ہر مسلمان (عاقل وبالغ (grown-up)[1] مرد اور عورت) پر نماز فرض ہے اسی طرح رَمضان شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل وبالغ پر فرض ہیں۔ (دُرِّ مختار و رَدُّ الْمُحتار ج۳ ص ۳۸۳ مُلخصاً)

{3} بچّہ یا بچّی کی عمر (age) جب سات (7) سال مکمل ہو جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت ہو کہ روزہ رکھنے سے طبیعت خراب نہ ہو گی تو باپ وغیرہ کو چاہیے کہ بچّے کو روزہ رکھوائیں (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، ص۳۴۵، ماخوذاً)

{4} ماہِ رَمضانُ المبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غارِ حرا میں گزارے تھے، اِس دَوران آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دن کو کھانا نہ کھاتے اور رات کو اللہ کریم کا ذکر کرتے تو اللہ کریم نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تا کہ اُس کے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنّت باقی رہے۔ (فیضانِ رمضان ۵۸ مُلخصاً)

{5} روزے کی شرط (precondition) یہی ہے (یعنی ضروری ہے) کہ روزہ دار جان بوجھ (کر) کھانے پینے

---

(71) اس کی وضاحت (explanation) **Topic number:49,50** میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

اور کچھ دوسری چیزوں سے رُکا رہے۔ لیکن روزے کے کچھ اور آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تا کہ ہم مکمل طور پر روزہ کی برکتیں (blessing) حاصِل کر سکیں۔ جیسا کہ:

روزے کے تین دَرَجے ہیں: (۱) عوام کا روزہ (۲) خاص لوگوں کا روزہ (۳) بہت خاص لوگوں کا روزہ۔

(۱) عوام کا روزہ: شریعت اور دین کے مطابق فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر مغرب کا وقت شروع ہونے تک جان بوجھ کر (deliberately) کھانے پینے اور کچھ دوسری چیزوں سے "رُکے رہنے" کا نام روزہ ہے۔ تو عام لوگوں کا روزہ یہی ہے۔

(۲) خاص لوگوں کا روزہ: کھانے پینے اور کچھ دوسری چیزوں سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام حصّوں کو برائیوں سے "روکنا"۔ یہ خاص لوگوں کا روزہ ہے (اور ہر مسلمان کو کم از کم اس طرح کا روزہ رکھنا چاہیے کہ برائیوں سے بچنا تو روزے کے علاوہ (other) بھی ضروری ہے)۔

(۳) بہت خاص لوگوں کا روزہ: اپنے آپ کو دنیا کی تمام چیزوں سے "روک" کر صرف اور صرف اللہ کریم کی طرف توجّہ (attention) رکھنا، یہ بہت خاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (بہار شریعت ج۱ ص۹۶۶ مُلَخّصاً)[2]

---

40 "روزے کی نیّت"

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جو فجر سے پہلے روزہ کا ارادہ (نیّت) نہ کرے اس کے روزے نہیں ہوتے۔ (ترمذی ابوداؤد نسائی، دارمی)

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: یعنی رمضان کے قضا روزے کی نیّت، فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ (مراۃ جلد ۳، حدیث ۲۱۳ سوفٹ ایئر، مُلخصاً)

---

(72) **جواب دیجئے:**

س ۱) **روزے کا مقصد** کیا ہے؟ کیا بچّے بھی روزہ رکھیں گے؟

س ۲) **مسلمان کا روزہ** کیسا ہونا چاہیے؟

واقعہ(incident): دن بھر دودھ نہ پیتے

حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت (birth) رمضان کے پیارے مہینے میں ہوئی اور پہلے (1^{st}) دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ اپنی والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ: جب میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتا تھا۔ (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

روزے کی نیّت:

{1} روزے کیلئے نیّت شرط (precondition) ہے لہٰذا روزے کی نیّت کے بغیر اگر کوئی پورے دن بالکل نہ کھائے پیے تب بھی اُس کا روزہ نہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۳ ماخوذاً)

{2} رَمضان شریف کا ادا روزہ ہو یا نفل، اِن میں سورج ڈوبنے کے بعد سے لے کر اگلے دن میں "نصف النّہار شرعی" سے پہلے پہلے تک جب بھی نیّت کرلیں روزہ ہو جائے گا ("نصف النّہارِ شرعی" کو "ضَحوۂ کُبریٰ" بھی کہتے ہیں، namaz calendar یا dawateislami prayer time کی app کے ذریعے اس کا وقت دیکھا جاسکتا ہے یعنی آپ نے کل روزہ رکھنا ہے تو آج مغرب کے بعد آپ نیّت کرسکتے ہیں، اسی طرح آنکھ دیر سے کھلی تو اب calendar میں ضَحوۂ کُبریٰ کا وقت دیکھ کر آپ دن میں بھی نیّت کرسکتے ہیں)۔

(دُرِّ مُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ ص۳۹۳)

{3} نیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شرط (precondition) نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مستحب (اور ثواب کا کام) ہے اگر رات میں رَمضان کے روزے کی نیّت کریں تو یوں کہیں: **نَوَیتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان**۔ ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ کریم کے لئے کل رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

{4} اگر دن میں نیّت کریں تو یوں کہیں: **نَوَیتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَومَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرضِ رَمَضَان**۔

ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ کریم کے لئے آج رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔ (جَوہَرہ ج۱ ص۱۷۵)

{5}اگر دِن میں نیّت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیّت کریں کہ میں صبح صادق (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے) سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نیّت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔
(جوہرہ ج ا ص ۱۷۵ اور رَدُّالمحتار ج ۳ ص ۳۹۴)

{6}ماہِ رَمضان کے دِن میں نہ روزے کی نیّت کی نہ یہ کہ "روزہ نہیں" اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا ہے تو بھی روزہ نہ ہو گا۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۹۵)

{7}روزے کی نیّت ہی میں شک (doubt) ہو کہ روزہ ہے یا نہیں (مثلاً دعوت میں گیا تو روزہ نہیں ہے اور نہیں گیا تو روزہ ہے)، اس طرح کی نیّت سے روزہ نہیں ہو گا۔

{8}رات کے کسی وَقت میں بھی نیّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیّت نہ ٹوٹی، وہ پہلی ہی نیّت کافی ہے دوبارہ سے نیّت کرنا ضروری نہیں۔ (جوہرہ ج ا ص ۱۷۵)

{9}رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نیّت ضروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمضان کے روزے کی نیّت کر بھی لی تو یہ نیّت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔

{10}سحری کھانا بھی نیّت ہی ہے، چاہے رَمضان کے مہینے میں ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا "نیّت" نہیں (فیضانِ رمضان ۸۶ - ۹۰)۔ آسانی اسی میں ہے کہ رمضان المبارک میں روزہ کے لیے سحری کر لیں تو یہی نیّت ہو گئی (سحری ہر روزے کے لیے سنّت ہے چاہے فرض ہو یا نفل) اور اگر سحری میں آنکھ نہ کھلی تو calendar میں ضحویٰ کُبریٰ کا ٹائم دیکھ کر یہ نیّت کر لیں کہ "میں صبح سے روزے سے ہوں"۔

{6}رمضان کا روزہ قضا رکھنا ہو تو اس کی نیّت رات میں (یعنی صبح صادق / فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے)

کرنا ضروری ہے، دن میں نیّت کرنے سے یہ روزہ نہیں ہوگا۔[3]

....

41 ”روزے توڑنے والی کچھ چیزیں“

حدیثِ مُبارک:

کچھ لوگوں کو ٹخنوں(ankles)کی رَگوں(veins)میں باندھ کر(اُلٹا)لٹکایا گیا تھا(hanged upside down)اور اُن لوگوں کے جبڑے(Jaws)پھاڑ(torn)دیئے گئے تھے جن سے خون(blood) بہ رہا تھا، تو میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے(یعنی توڑ دیتے) تھے اِس سے پہلے کے اُن کو روزہ اِفطار کرنا(کھولنا یا کھانا) حلال ہو۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۹ص۲۸۶حدیث۷۴۴۸)

واقعہ(incident): **بیماری میں بھی روزے**

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ(رمضان شریف سے دو(2)مہینے پہلے) رجب کے مہینے میں والد صاحب(یعنی مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ) کو خواب میں دیکھا، فرمارہے تھے: اَحمد رَضَا! آنے والے رمضان میں تم بیمار ہو جاؤ گے اور بیماری زیادہ ہوگی، مگر روزہ نہ چھوڑنا۔(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ یہ بھی فرماتے ہیں: اللہ کریم کا شکر ہے کہ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہیں چھوڑے، نہ سفر میں، نہ بیماری میں، کسی حالت میں کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔(جیسا خواب میں آکر اللہ کریم کے ولی، بہت بڑے مُفتی یعنی والد صاحب نے فرمایا تھا، ویسا ہی ہوا) رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار ہوا مگر اللہ کریم کے کرم سے روزے نہ چھوڑے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۳ مُلخصاً)

---

(73) **جوابِ دیجئے:**

س۱) کیا روزے کی نیّت ضروری ہے؟

س۲) روزے کی نیّت کے مسائل میں آسانی کس بات میں ہے؟

روزہ توڑنے والی کچھ چیزیں:

{1} کھانے، پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار (یعنی روزہ رکھا) ہونا یاد ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۵ مُلخصاً)

{2} حقہ، سگریٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہے ہم یہ خیال (یا note) کرتے رہیں کہ حلق تک دُھواں (smoke) نہیں گیا۔ (ایضاً ص ۹۸۶)

{3} پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہے بار بار اس کی پیک تھوکتے رہیں، کیوں کہ حلق میں اُس کے باریک ذرّے (بلکل چھوٹے چھوٹے سے حصّے) ضرور جاتے ہیں۔

{4} شکر (یعنی چینی) وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گُھل (یعنی تھوک (spit) کے ساتھ مکس ہو) جاتی ہیں (ایسی چیزیں) مُنہ میں رکھی اور تھوک نگل گئے، روزہ ٹوٹ جائے گا۔

{5} دانتوں کے دَرمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھاگئے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (دُرِّ مختار ج ۳ ص ۴۵۲)

{6} دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور اُس کا مزا حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (ایضاً ص ۴۲۲)

{7} کلی کر رہے تھے اور یہ یاد ہے کہ میرا روزہ ہے پھر بغیر ارادے کے (یعنی حلق سے نیچے پانی لے کر جانا نہیں چاہتے تھے پھر بھی) پانی حلق سے نیچے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا، تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اگر یہ بھول گیا تھا کہ "میرا روزہ ہے" تو اب روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

{8} جب تک تھوک (spit) منہ کے اندر موجود ہو اُسے نگل جانے (حلق سے نیچے لے جانے) سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بار بار تھوکتے رہنا ضروری نہیں۔ (فیضانِ رمضان ۱۱۷، ۱۱۶)

{9} ایک شخص نے روزہ رکھا لیکن افطار کا وقت کیلنڈر (calender) سے دیکھنے میں غلطی ہو گئی (یا گھڑی آگے تھی) جس کی وجہ سے ایک (1) منٹ پہلے ہی روزہ کھول لیا تو اس کا روزہ نہ ہوا، اُس شخص پر اس دن کے روزے کی قضا لازم ہے، البتہ کفّارہ (یعنی ساٹھ (60) روزے رکھنا وغیرہ، لازم) نہیں۔ (رمضان المبارک 1439، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاءِ اہلسنّت، مُلخصاً)

{10}صرف آنسو کی نمکینی پورے منہ میں پھیل جانے سے روزہ نہیں ٹُوٹے گا بلکہ روزہ کے ٹُوٹنے کا حکم پورے منہ میں محسوس ہونے والی اس نمکین رُطوبت(salty moisture)کے حلق(throat)سے نیچے اُترنے کی صورت(case)میں ہے۔(رمضان المبارک 1441،ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاءاہلسنّت، مُلخصاً)(4)

....

42 "روزے میں قے(vomiting)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جس کو خود بخود قے(vomit)آئی اس پر قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر(deliberately)قے کی وہ روزے کی قضا کرے۔(ترمذی ج۲ص۱۷۳حدیث۷۲۰)

واقعہ(incident): آگ کی عبادت کرنے والے پر رحمت

کسی شہر میں ایک آگ کی عبادت(worship)کرنے والا رہتا تھا، ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔اُس کے بیٹے نے کوئی چیز سب کے سامنے کھانی شُروع کر دی۔اُس غیر مسلم نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک تھپڑ(slap)مارا اور بہت ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا: ابّا! آپ بھی تو رَمَضان میں کھاتے ہو۔اُس نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں۔کچھ وقت بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں چلتے ہوئے دیکھا تو حیرت(surprise)سے پُوچھا: تم تو آگ کی عبادت کرتے تھے، جنّت میں کیسے آ گئے؟ کہنے لگا: وَاقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب میری موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ کریم نے رَمَضان شریف کا ادب(respect)کرنے کی وجہ سے مجھے مرنے سے

---

(74) **جوابِ دیجئے:**

س۱) روزہ توڑنے والی کچھ باتیں بتائیں؟

پہلے ایمان دے دیا(یعنی میں مسلمان ہو گیا تھا) اور مرنے کے بعد جنّت بھی دے دی۔(نُزھَۃُ المَجالِس ج۱ص۲۱۷)

روزے میں قے(vomiting):

{1}روزے میں خود بخود(automatically) کتنی ہی قے(یعنی اُلٹی۔Vomiting) ہو جائے(چاہے بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے)اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا(دُرِّ مُختار ج۳ص۴۵۰)

{2}اگر روزہ یاد ہونے کے باوُجُود جان بُوجھ کر(deliberately) قے کی اور وہ مُنہ بھر ہے تَو اب روزہ ٹوٹ جائے گا(ایضاً ص۴۵۱) مُنہ بھر قے کا مَطلب یہ ہیں:"اُسے کوشش کے بغیر نہ روکا جاسکے۔"(عالمگیری ج۱ص۱۱)

{3}جان بوجھ کر مُنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اِس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا(پانی) یا صفرا(یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے(عالمگیری ج۱ص۲۰۴) اگر (منہ بھر) قے میں صرف بلغم(نزلے والا تھوک) نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا(دُرِّ مُختار ج۳ص۴۵۲)

{4}جان بوجھ کر vomiting کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہیں ٹوٹا(ایضاً ص۴۵۱)

{5}منہ بھر قے کھانے، پانی یا پیلے رنگ کے کڑوے پانی کی ہو تو وُضو بھی توڑ دیتی ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۰۶)

قے(vomiting) کا اہم مسئلہ:

مُنہ بھر قے(بلغم (نزلے والے تھوک) کے علاوہ۔other) ناپاک ہے، اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جسم پر نہ گرنے پائے اِس کی اِحتیاط(caution) فرمایئے۔ اکثر لوگ اِس میں بڑی بے اِحتیاطی کرتے ہیں ،کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ(care) نہیں کی جاتی اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک قے لگ جاتی ہے اُس کو اپنے کپڑوں سے صاف کر لیتے ہیں۔(فیضانِ رمضان،۱۱۷،مُلخصاً)(5)

....

---

(75) **جواب دیجئے:**

س۱) کونسی قے روزہ توڑتی ہے؟ اور کیا یہ ناپاک ہوتی ہے؟

43 "روزہ نہ ٹوٹنے کے مسائل"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اُسے اللہ کریم نے کھلایا اور پلایا۔

(مسلم ص ۵۸۲ حدیث ۱۱۵۵)

واقعہ(incident): **میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عادتیں**

حضرتِ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھلائی(goodness) یعنی اچھے کاموں) میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی (generous) یعنی غریبوں کی مدد فرماتے) تھے اور رمضان شریف میں جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملاقات کرتے تو اور زیادہ سخاوت فرمایا کرتے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے رمضان شریف کے مہینے کی ہر رات ملاقات کیا کرتے، اسی طرح پورا مہینا آتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُن کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھا کرتے۔ جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی میں سخاوت فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، الحدیث ۱۹۰۲، ص ۱۴۸)

روزہ نہ ٹوٹنے کے مسائل:

{1} بھول کر کھایا یا کچھ پیا یا تو روزہ نہ ٹوٹا، چاہے وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالمحتار ج۳ ص ۴۱۹)

{2} کسی روزہ دار کو کھاتے پیتے دیکھیں تو یاد دِلانا واجب (اور لازم) ہے، ہاں روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے روزہ رکھنا ہی مُشکل ہو جائے گا اور اگر کھا لے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پُورا کر لے گا اور دیگر عبادَتیں بھی کر لے گا (اور چونکہ بھول کر کھا پی رہا ہے اِس لئے اِس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہٰذا اِس صورت میں یاد نہ دِلانا ہی بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۹۸۱)

{3} روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی غبار (dust) یا دُھواں (smoke) حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص ۹۸۲)

{4} اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غبار (dust) اُڑ کر حلق میں پہنچا چاہے روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور دھواں (smoke) یا غبار جان بوجھ کر (deliberately) حلق سے نیچے اتارا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

{5} اگر بتی سلگ (یعنی جل) رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں لوبان یا اگر بتی سلگ (یعنی جل) رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا[6]۔

{6} تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۲۰)

{7} غسل کیا اور پانی کی ٹھنڈک اندر محسوس ہوئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۳)

{8} کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری (wet) منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک (spit) کے ساتھ اِسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۴۲۰)

{9} کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود پانی ڈالا تب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۲۲)

{10} تل (sesame) یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک (spit) کے ساتھ حلق سے اُتر گئی تَو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزا (taste) حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر ج۲ ص ۲۵۹)

{11} بھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ ٹوٹا() اگر مُنہ کا لقمہ یا پانی، روزہ یاد آنے کے باوُجود نگل گئے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (فیضانِ رمضان ۱۲۰،۱۲۲)

{12} روزہ میں انسولین (Insulin) کا انجیکشن (injection) لگانا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ عام طور پر انجکشن کی سوئی دماغ یا معدہ (stomach) یا معدہ تک جانے والے راستوں کے اندرونی حصّے۔ (Internal parts) تک نہیں پہنچائی جاتی اور ایسا بھی نہیں ہوتا کہ ان جگہوں پر جانے کا کوئی عارضی

---

(76) practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

(temporary)راستہ بن جائے لہٰذا یہ (اور اس طرح کے) انجیکشن روزہ نہیں توڑتے۔ مسامات (pores) یعنی جسم میں پائے جانے والے بہت ہی چھوٹے چھوٹے سوراخ) کے ذریعے کسی چیز کا ڈالنا، ویسے ہی روزہ نہیں توڑتا جیسا کہ جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، حالانکہ (although) تیل جسم کے اندر جاتا ہے لیکن مسامات (pores)ہی سے جاتاہے اور اس طرح جسم کے اندر کسی چیز کا جانا ، روزہ نہیں توڑتا۔(رمضان المبارک1438، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالا فتاءاہلسنّت، مُلخصاً)(7)

....

44 "روزے کے کچھ مکروہات"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

روزہ سپر (یعنی ڈھال۔shield) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔ (معجم اوسط ج۳ ص۲۶۴ حدیث ۴۵۳۶)

واقعہ(incident): **زبان کا غلط استعمال**

اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو ایک دِن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تک میں تمہیں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی روزہ اِفطار نہ کرے۔ لوگوں نے روزہ رکھا، جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم ایک ایک کرکے (one by one) آتے اور کہتے: یارَسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرا روزہ ہے، مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول لوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُسے اِجازت دے دیتے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حاضِر ہو کر عَرض کی: میرے گھر میں سے دو لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے، اُنہیں بھی اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ اللہ کریم کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

---

(77) **جواب دیجئے:**

س۱) **روزہ نہ توڑنے والی کچھ چیزیں بتائیں۔**

اُن سے اپنا پیارا چہرہ (منہ شریف) دوسری طرف کرلیا، اُنہوں نے دوبارہ عَرض کی۔ آپ نے پھر ایسا ہی فرمایا۔ جب تیسری بار (third time) اُنہوں نے کہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا، انہوں نے کیسا روزہ رکھا ہے؟ وہ تَو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں ہیں! جاؤ، ان دونوں کو کہو کہ اگر اُنہوں نے روزہ رکھا تھا تو اُلٹی کر دیں۔ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی تو اُن دونوں نے اُلٹی کی، جس سے خُون وغیرہ نِکلا۔ اُن صحابی نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آکر یہ بات بتائی۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر یہ اُن کے پیٹوں (Stomach) میں باقی رہتا، تَو اُن دونوں کو آگ کھاتی (کیوں کہ انہوں نے غِیبت کی تھی)۔ (الترغیب والترہیب ج۳ ص۳۲۸ حدیث ۱۵)

روزے کے چند مکروہات:

{1} جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، کسی کو (بغیر شرعی اجازت کے) تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زِیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ بھی مکروہ ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۹۹۶)

{2} گلاب یا مشک (کی خوشبو) وغیرہ سُونگھنا مکروہ نہیں۔

{3} روزے کی حالت میں ہر قِسم کا عِطر سونگھ بھی سکتے ہیں اور لگا بھی سکتے ہیں۔ اِسی طرح روزے میں بدن پر تیل کی مالش (massage) کرنے میں بھی حرج نہیں۔

{4} روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی روزے میں بھی سُنَّت ہے۔

{5} وضو وغسل کے علاوہ (other) ٹھنڈک پہنچانے کے لیے کلی کرنا یاناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدَن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ **ہاں!** پریشانی ظاہِر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عبادَت میں دِل تنگ ہونا (اکتانا، بور ہونا۔get bored) اچھی بات نہیں۔ (بہار شریعت ج۱ ص۹۹۷، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۵۹)

{6} رَمَضانُ الْمُبارَک کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسی کمزوری آجائے کہ روزہ توڑنے کا خیال مضبوط ہو۔ لہٰذا روٹی پکانے والے (baker) کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۶۰) مزدور (laborer) اور دیگر محنت کے کام کرنے والے اس مسئلے پر غور فرمالیں۔

(فیضانِ رمضان ۱۲۳-۱۲۵)[8]

....

45 ”روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت“

(وہ مجبوری ختم ہو جانے کی صورت میں ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہو گا)

حدیثِ مُبارک:

اُم المومنین حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہتی ہیں کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا، کہ سفر میں روزہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: چاہو رکھو، چاہے نہ رکھو۔ (صحیح البخاری، کتاب الصوم، الحدیث: ۱۹۴۳، ج۱، ص۶۴۰ ملخصاً)

واقعہ(incident): رمضان سے محبّت کرنے والا

مُحَمَّد نام کا ایک آدمی پورا سال تو نَماز نہ پڑھتا تھا مگر جب رَمَضَان شریف کا پیارا مہینا آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت نَماز پڑھتا اور پورے سال جو جو نمازیں، اُس نے چھوڑی ہوتیں، وہ قضاء پڑھ لیتا اور روزے بھی رکھتا تھا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا: تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینا رحمت والا اور توبہ والا ہے، شاید اللہ کریم مجھے اِسی بات سے مُعاف فرمادے۔ جب وہ فوت ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا: اللہ کریم نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ اُس نے جواب دیا: اللہ کریم نے مجھے رمضان کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے مُعاف کر دیا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص۸) **یاد رہے!** مُعاف کرنا یا عذاب (punishment) کرنا یہ سب کچھ اللہ کریم کی مرضی ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے، ترجمہ (Translation): تو جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ کریم ہر چیز پر قادر ہے (یعنی جو چاہے، وہ کر سکتا

---

(78) جواب دیجئے:

س۱) روزے کے کچھ مکروہات بتائیں۔

ہے)۔(پ۳ البقرہ ۲۸۴)(کنز العرفان) ہمیں اللہ کریم کی رحمت سے اُمید(hope) بھی رکھنی چاہیے اور اُس کے عذاب(punishment) سے بھی ڈرنا چاہیے۔ **یاد رہے** کہ ہمیں پورے سال پانچوں نمازیں پڑھنی ہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت:

{1}مسافر(یعنی جو سفر کی شرطوں کے مطابق(according to preconditions)، تقریباً92 کلو میٹر دور جانے کی نیّت سے اپنے شہر کی آبادی سے نکل چکا ہو،اُس)کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔(رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۶۲)

{2}سانپ نے ڈَس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔

{3} بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک (یعنی جان چلی جانے) کا صحیح خوف ہو یا عقل چلی جانے کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے۔(دُرِّمُختار،رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۶۲)

{4} مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا مضبوط خیال (strong assumption) ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھے۔

{5}رَمَضانُ الْمُبارَک کے ادا(یعنی جاری روزے) اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے قضا روزوں کیلئے شوہر کی اِجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ منع کرے تب بھی رکھے۔(دُرِّمُختار،رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۷۸)

{6} اگر آپ کسی کے ملازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزے کی وجہ سے کام میں سستی آئے گی۔ **ہاں!** روزہ رکھنے کے باوُجود آپ باقاعدہ کام کرسکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی (یعنی کمی) نہیں ہوتی، کام پورا ہو جاتا ہے تو اب نفل روزے کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔(رَدُّالمُحتار ج۳ص ۴۷۸، مُلخصاً)

{7}ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے منع کر دیں اِس وجہ سے کہ بیمار ہونے کا خوف ہے تو ماں باپ کی بات

مانے۔(فیضانِ رمضان ۱۴۴-۱۵۰)(9)

....

46 ”وہ چیزیں کہ جن سے روزے کی صرف قضاء لازم ہو“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس نے رَمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت وبغیر مرض اِفطار کیا(یعنی نہ رکھا)توزمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا،چاہے بعد میں رکھ بھی لے (ترمذی ج۲ص۱۷۵حدیث ۷۲۳)۔عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں:یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۹۸۵ مُلَخّصاً)

واقعہ(incident): کیا اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے؟

ایک نیک مسلمان شہید ہوگے (یعنی اللہ کریم کو خوش کرنے کے لیے جنگ لڑتے ہوئے، لڑائی کرتے ہوئے قتل۔murderہوئے)،ایک سال بعد ان کے بھائی بھی فوت ہوگئے۔جنّتی صحابی، حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خواب میں اس(ایک سال بعد انتقال کرنے والے بھائی) کو دیکھا کہ شہید(بھائی) سے جنّت میں آگے آگے جا رہے ہیں(یعنی بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب شہید سے بھی زیادہ تھا)۔انہوں نے یہ خواب حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بتایا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:جو بعد میں فوت ہوا ہے، کیا اُس نے ایک رمضان کا روزہ نہ رکھا(یعنی ایک مہینے کے روزے زیادہ رکھے)!اور ایک سال کی نماز ادا نہ کی!(یعنی اگر بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے تو اُس کی عبادت، شہید کی عبادت سے زیادہ تھی اور اُس نے ایک سال کے روزے زیادہ

---

(79) جواب دیجئے:

س۱) کیا کسی صورت(case)میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

س۲) جو روزہ چھوڑا، کیا اس کی قضاء کرنی ہوگی؟

www.farzuloom.net

رکھے تھے)۔(مسند احمد، مسند ابی اسحاق ابی محمد طلحہ بن عبداللہ، رقم ۱۴۰۳، ج۱، ص ۳۴۴ بتغیر)

جن سے روزے کی صرف قضاء لازم ہوتی ہو:

{1} بھول کر کھایا، پیا یا قے ہوئی اور ان سب صورَتوں میں یہ گمان (یعنی خیال) کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا، اب جان بوجھ کر (deliberately) کھالیا تو بھی صرف قضا فرض ہے۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۱)

{2} روزے کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا لازِم ہے۔

{3} بارِش کا پانی یا اولا (hail) حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔

{4} گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وَقت ختم ہو چکا تھا۔ اِس صورت (case) میں بھی روزہ نہیں ہوا اور قضا کرنا ہو گا۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۶)

{5} اِسی طرح گمان ہوا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، کھا پی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کریں۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۶، بہار شریعت ج۱ ص ۹۸۹)

{6} اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی سائرن (siren) بج گیا یا اذانِ مغرب شروع ہو گئی اور روزہ اِفطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اَذان وَقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے، تب بھی روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا ہو گا۔ (رَدُّالمُحتَار ج۳ ص ۴۳۹ ماخوذاً)

{7} آج کل لوگ دین پر عمل کرنے سے دور ہیں، ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی وی کے اِعلان بلکہ مسجِد کی اذان پر بھی بھروسہ (trust) کرنے کے بجائے خود سحری وِافطار کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات رکھے۔

{8} وضو کر رہا تھا پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حلق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔ ہاں اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔(عالمگیری ج۱ ص ۲۰۲)

(فیضانِ رمضان ۱۳۵-۱۳۷، مُلخصاً)(10)

....

47 ”تراویح“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جو رَمضان میں ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لیے قیام کرے، تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم ص ۳۸۲ حدیث ۷۵۹)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: یعنی تراویح کی پابندی کی برکت (blessing) سے سارے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۸)

واقعہ (incident): **تراویح کی جماعت**

4 امیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے (اپنے دور میں یعنی جب آپ مسلمانوں کے امیر بن گئے تھے) رَمَضانُ الْمُبارَک کے پیارے مہینے کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ الگ الگ انداز (style) سے تراویح کی نماز پڑھ رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ لوگ امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو سب کا امام بنا دیا، پھر جب دوسری رات آپ مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ تراویح کی نماز باجماعت (امام کے پیچھے) پڑھ رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور کچھ اس طرح) فرمایا: یہ دین میں ایک اچھا طریقہ نکالا گیا ہے۔(11) (بخاری ج ۱ ص ۶۵۸ حدیث ۲۰۱۰)

---

(80) **جواب دیجئے:**

س ۱) روزہ ٹوٹنے کی ایسی صورتیں بتائیں کہ جس سے **صرف قضا لازم** ہوتی ہے۔

(81) **بدعت** "کو سمجھنے کے لیے" **دین کی ضروری باتیں** " part : 3، **Topic number : 180,183** دیکھیں۔

تراویح:

{1}تراویح ہر عاقِل (یعنی جو پاگل نہ ہو)، بالغ (grown-up) اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے (دُرِّ مُختار ج۲ ص۵۹۶)۔ **یادرہے کہ** شرعی اجازت کے بغیر ایک آدھ مرتبہ تراویح چھوڑنا بُرا کام ہے اور تراویح چھوڑنے کی عادت بنالینا، گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

{2}تراویح کی بیس (20) رَکْعَتیں ہیں۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں بیس (20) رَکْعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبرٰی لِلبیہقی ج۲ ص۶۹۹ حدیث ۴۶۱۷)

{3}تراویح کا وقت عشا کے فرض پڑھنے کے بعد سے فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے۔ عشا کے فرض پڑھنے سے پہلے اگر (تراویح) پڑھ لی تو نہ ہوگی۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۱۵)

{4}وتر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۵۹۷) جیسا کہ کبھی اُنتیس (29) کو چاند کا اعلان دیر سے ہوتا ہے۔

{5}بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس (20) رَکْعَتیں دو (2) دو (2) کرکے دس (10) سلام کے ساتھ پڑھیں۔ (اَیضاً ص۵۹۹)

{6}بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۶۰۳)

{7}تراویح کی جماعت سُنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے، اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب نے بُرا کیا اور اگر کچھ لوگوں نے باجماعت پڑھ لی تو اکیلے (alone) پڑھنے والے کو جماعت کا ثواب نہیں ملے گا (ہدایہ ج۱ ص۷۰، مُلخصاً)۔ تراویح میں پورا قرآن شریف پڑھنا اور سننا بھی سنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے یعنی اگر کچھ لوگوں نے بھی اس طرح جماعت میں قرآنِ پاک مکمل پڑھ لیا تو سب کی طرف سے یہ سُنّت پوری ہوگئی۔ **یادرہے کہ** رمضان شریف میں نفل کا ثواب بہت بڑھادیا جاتا ہے اور سنّت مؤکّدہ کی اہمیّت (importance) نفل نماز سے بہت زیادہ ہے۔ اگر سب ہی سُستی کرتے ہوئے تراویح کی جماعت اور اس میں قرآنِ پاک کا ختم چھوڑ دیں گے تو گناہ گار بھی ہونگے لھذا سب مردوں اور سمجھدار (sensible) بچّوں کو

مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنی ہے۔

{8} کئی جگہ تراویح میں قرآنِ کریم ایک بار بھی صحیح طریقے سے مکمل نہیں پڑھا جاتا۔ تراویح میں درمیانے (normal) انداز سے قرآنِ پاک پڑھنے کا حکم ہے (دُرِّ مختار، رَدُّالمحتار، ج۲، ص۳۲۰)۔ **یاد رکھئے!** تراویح اور نماز کے علاوہ (other) بھی تلاوت میں حرف چبا جانا (یعنی کوئی حرف چھوڑ دینا، نہ پڑھنا) حرام ہے۔ تراویح کی نماز میں اگر صرف "ایک حرف" ہی پڑھنے سے رہ گیا تو (گناہ کے ساتھ ساتھ) مکمل قرآنِ مجید پڑھنے کی سُنّت (مؤکدہ) بھی پوری نہ ہوگی۔ **یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ** نماز کے دوران اگر کوئی حرف پڑھنے سے رہ جائے اور اس سے معنٰی بگڑ جائیں یا اُس کلمے (یعنی جملے) کا کوئی مطلب ہی نہ بنے تو اس صورت (case) میں بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا، اگر حافظ صاحب سے کسی آیت میں کوئی "حرف" رہ گیا یا صحیح طریقے سے نہ پڑھا یا تو لوگوں سے شرمائے بغیر دوبارہ پڑھ لیں پھر آگے پڑھیں۔

{9} تراویح مسجِد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے، اگر گھر میں باجماعت پڑھ لی تو (تراویح کی) جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا (عالمگیری ج ا ص ۱۱۶)۔ عشا کے فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھیں پھر گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے۔ اگر شرعی اجازت کے بغیر مسجد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشا کے فرض کی جماعت کرائی تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

{10} نابالغ امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

{11} بالغ (grown-up)[12] کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز یہاں تک کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

---

(82) اس کی **وضاحت** (explanation) **Topic number:49,50** میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

{12} ہر چار (4) رَکعتوں کے بعد اُتنی دیر بیٹھنا مُستحَب (اور ثواب کا کام) ہے جتنی دیر میں چار (4) رَکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۶۹۰، عالمگیری ج ا ص ۱۱۵) عام طور پر اس وقت میں ایک دعا پڑھتے ہیں پھر تراویح کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دعا پڑھنا ایک اچھا کام ہے مگر مائیک پر زور زور سے پڑھنے یا اونچی آواز سے درود شریف وغیرہ پڑھنے میں دوسرے نمازیوں (کہ جن کی رکعتیں نکل گئی ہوں یا الگ اپنی نماز پڑھ رہے ہوں) کا خاص خیال رکھیں۔

{13} اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا ذِکر و دُرُود اور تلاوت کرے یا چار (4) رَکعتیں نفل اکیلے پڑھے (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۶۰۰، بہارِ شریعت ج ا ص ۶۹۰) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

{14} مقتدی کو جائز نہیں کہ بیٹھا رہے، جب امام صاحب رکوع کرنے والے ہوں تو کھڑا ہو جائے، یہ مُنافقین کی طرح کا کام ہے۔ سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 142 میں ہے، ترجمہ (Translation): اور (منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے (بہارِ شریعت ج ا ص ۶۹۳، غُنیہ ص ۴۱۰)۔ فرض کی جماعت میں بھی اگر امام صاحب رُکوع سے اُٹھ گئے تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام صاحب قعدۂ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُن کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ جماعت میں مل جائیں۔ **ہاں!** اگر قعدے میں مل گئے اور امام صاحب کھڑے ہو گئے تو اب **اَلتَّحِیَّات** پوری کئے بغیر کھڑے نہیں ہونگے۔ (فیضانِ رمضان ۱۵۹-۱۶۴ ملخصاً)

{15} عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں (بہارِ شریعت ج ا، ح ۳، ص ۵۸۴) اور انہیں اپنی جماعت کروانے یا (مردوں کی) جماعت میں ملنے کی بھی اجازت نہیں لھذا عورتیں تراویح بھی جماعت سے نہیں پڑھیں

گی۔(13)

....

48 ”مسجد کے آداب“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جو شخص صبح و شام مسجد جائے ، اللہ کریم اس کے لیے صبح و شام جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔(بخاری ج ۱ ص ۲۳۷ حدیث ۶۶۲) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں:یعنی جو ہمیشہ نماز کے لیے مسجد میں جانے کا عادی ہو گا اسے ہمیشہ جنّتی رِزق ملے گا۔(مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۳،۴۳۴)

واقعہ(incident): **اٹھا کر مسجد لایا جاتا**

حضرتِ ابو عبدُ الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو بیماری کی حالت میں اٹھا کر (نمازِ باجماعت کے لئے) مسجد لے جایا جاتا تھا(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۸۶، حدیث ۲)۔ صرف یہی نہیں بلکہ بارِش کے دن بھی آپ بہت مرتبہ فرماتے کہ مجھے مسجد میں لے چلو جیسا کہ حضرتِ سَعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ ابو عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی بیماری کے دوران کیچڑ اور بارِش کے باوجود اپنے اسلامی بھائیوں کو حکم دیتے کہ انہیں باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے اٹھا کر مسجد لے جایا جائے۔(الزہد لابن المبارک ص ۱۴۱ حدیث ۴۱۹ مُلخصاً)

مسجد کے آداب:

{1} فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا(لاتا) ہے۔(اَلفِردَوس بماثور الخِطاب، ج ۲، ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱)ہاں ضرورتاً مسکرا(یعنی بغیر آواز کے ہنس)سکتے ہیں۔

{2} اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے ،اللہ کریم اُس کے چالیس

---

(83) **جواب دیجئے:**

س ۱) تراویح کے کچھ مسائل بتائیں؟

(40)سال کے نیک اعمال برباد فرمادے۔ "(فتاوٰی رضویہ ج۱۶ص ۳۱۱، غمزالعُیون ج۳ص ۱۹۰)

{3}منہ میں **بدبو** ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں (یعنی منہ یا کپڑوں یابدن سے پسینے یا کسی بھی طرح کی بدبو آنے کی حالت میں) مسجد میں جانا حرام ہے۔
(فتاوٰی رضویہ ج۷ص ۳۸۴)

{4}**مسجد** میں رِیح (ہوا۔breaking) خارِج کرنا منع ہے۔

{5}مسجد میں ایسے بَچّوں کو (ڈائپر باندھ کر بھی) لانا گناہ ہے جن کے بارے میں غالب گمان (مضبوط خیال۔strong assumption) ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔

{6}مسجد میں پاگلوں (insane) کو، یا اُن آسیب زدوں (possessed) کو جو شور وغیرہ کرتے ہوں، ایسے مریضوں کو جن کی وجہ سے لوگوں کو گِھن آتی ہو (یعنی لوگ نفرت کرتے ہوں یا گھبراتے ہوں، ایسوں کو) لانا گناہ ہے اور اُن سمجھدار (sensible) بَچّوں کو لانا بھی گناہ ہے جو وہاں بھاگم بھاگ کرتے، شور مچاتے اور نمازیوں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔

{7}مسجد کی زمین پر لوگوں کے گرے پڑے بال یا ہلکا پھلکا کچرا اٹھا کر ڈالنے کیلئے ہو سکے تو ایک شاپر (shopping bag) جیب میں رکھ لیجئے۔ فرمانِ مصطفٰیصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا، اللہ کریم اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابنِ ماجہ ج۱ص۴۱۹حدیث۷۵۷)۔

{8}اپنے پسینے سے مسجِد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچائیں۔

{9}مسجد میں اگر معمولی سا تنکا یا ذَرّہ (بہت چھوٹا یا ٹکڑا) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اتنی تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں معمولی (چھوٹا سا) ذرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذب القلوب ص ۲۲۲)

{10}وضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد (یعنی مسجد کی زمین) پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے (البتہ فِنائے مسجد (مثلاً وضو خانے) میں قطرے ٹپکانے کا یہ حکم نہیں)۔

{11}مسجد کی دریوں اور کارپیٹ وغیرہ کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے نہ نوچیں (ہر جگہ مثلاً کسی کے گھر یا

www.farzuloom.net

کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تب بھی بلکہ اپنے گھر میں بھی اس بات کا خیال رکھئے)۔

{12}مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔

{13}مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے، اور چادر یا رومال وغیرہ سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو (مسجد کی صفائی کرنے والوں کو بہت احتیاط (caution) سے کام لینا چاہئے)۔

{14}تلاوت و نعت (شرعی اجازت سے مسجد میں کئے جانے والے اعلان) وغیرہ کی اِتنی بلند آواز نہ ہو کہ جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سونے والے کو تکلیف پہنچے، یہ سب مکروہ ہے۔ (مسجد میں نعرے لگانے اور مائک استعمال کرنے میں سخت احتیاط (caution) کی ضرورت ہے)(فیضانِ نماز ص ۲۴۵-۲۴۷ ملخصاً)(14)

....

49 "لڑکا کب بالغ (بڑا) ہوتا ہے اور اس پر غسل کب فرض ہوتا ہے؟"

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تم اپنے مَردوں کو "سورۂ مائدہ" سکھاؤ (شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/ ۴۶۹، الحدیث: ۲۴۲۸)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: اپنے بچّے کو سورۂ مائدہ سیکھاؤ۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴، ص ۴۵۳ ماخوذاً)

واقعہ (incident): **چھوٹے سے شاگرد**

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه علم دین پڑھایا کرتے اور آپ کے پاس کئی شاگرد پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ امام محمّد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه، آپ کے درس (class) میں آگئے۔ آپ کی عمر (age) بہت چھوٹی تھی اور آپ خوبصورت بھی تھے۔ امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے چاہا کہ یہ کچھ سال بعد آئیں تا کہ عمر بڑی ہو جائے تو آپ نے انہیں قرآنِ پاک حفظ (یعنی یاد) کرنے کے لیے بھیج دیا۔ ایک ہفتے بعد پھر امام محمّد آگئے تو امام اعظم رَحْمَةُ الله

---

(84) **جواب دیجئے:**

س ۱) مسجد کے کچھ آداب بتائیں۔

عَلَیْہ نے فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ حفظ کے بعد درجے (class) میں آئیں تو امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ یہ سن کر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش ہوئے اور انہیں درس میں بیٹھنے کی اجازت دے دی مگر نیک اور پرہیز گار ہونے کے باوجود، آنکھوں کی حفاظت کے لیے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُنہیں اپنے سامنے بٹھانے سے منع فرمادیا، انہیں گنجا ہونے (shaved head) کا حکم دیا اور ستون (column) کے پیچھے بٹھا کر دَرس دیا کرتے تھے۔ (مناقب الامام الاعظم للکردری، الباب الثالث فی ذکر الامام محمد بن الحسن، ۲/۱۵۵۔ الجواہر المضیہ، ج۲، ص۵۲۵ ماخوذاً)

لڑکا کب بالغ (یعنی بڑا) ہوتا ہے؟:

{1} بچّے کے بالغ ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دَوران جب بھی لڑکے کو اِنزال (یعنی ایک خاص قسم کا سفید گاڑھا مادہ نکل آیا) یا سوتے میں اِحتِلام ہوا (یعنی وہ چیز باہر آگئی) تو اُسی وَقت بالغ ہو گیا (یعنی بچّہ بڑا ہو گیا، نماز فرض ہو گئی، کہ اس پر دین و شریعت کی پابندی لازم ہو گئی (یعنی شریعت کے حکم ماننا لازم ہو گیا کہ اب نماز چھوڑے گا تو گناہ گار ہو گا) اور اُس پر غسل بھی فرض ہو گیا۔ اگر اس طرح کی کوئی بات نہ ہوئی کہ جس سے بچّہ بالغ ہو جائے تو ہجری سِن (اسلامی تاریخ) کے مطابِق پندرہ (15) سال کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ (دُرِّ مُختار ج۹ ص۲۵۹ ملخصاً) قمری یعنی اسلامی سال (محرم، صفر، ربیع الاوّل،،،،) کے حساب سے پندرہ (۱۵) سال، عیسوی سال (جنوری، فروری، مارچ۔۔۔) کے حساب سے تقریباً چودہ (14) سال، چھ (6) ماہ اور اُنیس (19) دن[15] ہیں۔

{2} بچّے اور بچِّیاں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ تاکہ بالغ ہونے پر غیر محرموں (کہ جن سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ کرنا آسان رہے۔

---

(85) **یادرہے کہ** یہ حساب (calculation) ایک اندازے (guess) سے لگایا گیا ہے، گزری ہوئی عیسوی تاریخ (date) کی صحیح قمری تاریخ معلوم کرنے کے لیے **prayer time dawateislami** کی **app** سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

{3}نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر (یعنی وہ فرض نماز دوبارہ) پڑھے (مثلاً نابالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا اور فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے اُس کی آنکھ کُھلی تو بالغ ہو چکا تھا، اب اس پر فرض ہے کہ عشاء کی نماز دوبارہ پڑھے)(بہار شریعت، اج، ص ۴۴۴، مسئلہ ۵، مُلخصاً) اس لیے کہ جو نماز پہلے پڑھی تھی وہ نفل تھی اور اب بالغ (grownup) ہونے کے بعد اس وقت کی نماز فرض ہو گئی، تو اب لازم ہے کہ فرض نماز پڑھے۔

{4}جب لڑکے کی عمر دس (10) سال کی ہو جائے تو اس کو الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۲۹ ماخوذاً)

{5}لڑکوں کو مُمانی، چچی، تائی، بھابھی وغیرہ سے بھی الگ رکھا جائے اور پردہ کروایا جائے۔

لڑکے پر غُسل فرض کرنے والی کچھ چیزیں:

نمبر شمار	غسل فرض کرنے والی چیزیں
01	مَنی (ایک خاص قسم کا سفید گاڑھا مادہ) کا شَہوت (ایک خاص کیفیت۔condition) کے ساتھ (پیشاب کی جگہ سے) باہر آنا
02	سوتے ہوئے مَنی کا نکل جانا

(ماخوذ از نَماز کے احکام، ص ۱۱۰، ۱۰۹)

جو بچّے دس، بارہ (10-12) سال کے ہو گئے ہوں، وہ یہ احتیاطیں (cautions) کریں:

{1}لڑکے کے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے سے بڑی عمر والوں سے دُور رہے۔

{2}لڑکے آپس میں بھی ایک دوسرے کو دَبوچنے، اُٹھانے، پٹخنے، گلے میں ہاتھ ڈال کر چپٹانے جیسی حرکتیں نہ کریں۔

{3}بڑوں کے ساتھ بہُت زیادہ اٹھنا بیٹھنا، ملاقاتیں کرنا، ان کے گھروں میں آنا جانا یا ان کو اپنے گھروں پر بلانا وغیرہ سے بچیں۔

{4} ہر ”بڑے “ سے، چاہے وہ استاذ ہی کیوں نہ ہوں، دوستی نہ کریں (احترام سے ملاقات کرکے اپنے پڑھنے پڑھانے کے کاموں میں مصروف (busy) ہو جائیں)۔

{5} مَدَنی قافِلے میں بھی والد صاحب کے بغیر سفر نہ کریں۔

{6} عید کے دن بھی لوگوں سے گلے ملنے سے بچیں۔

{7} جب بھی بیٹھیں **پردے میں پردہ** لازِمی کیجئے۔ یعنی اپنی گود پر چادر بچھالیں۔

{8} بنے سنورے رہنے (مختلف اسٹائل کے کپڑے پہننے اور فیشن کرنے) سے بچیں۔

{9} اگر سنّت کی نیّت سے زلفیں رکھنی ہوں تو آدھے کان سے زیادہ نہ رکھیں۔

{10} چہرے پر کریم (cream) یا پاؤڈر ہرگز ہرگز مت لگائیے۔

{11} ضرورت ہو تو سادہ سا عینک استعمال کیجئے۔

{12} اسی طرح لباس بھی سادہ رکھیں۔ (قوم لوط کی تباہ کاریاں ص ۲۸ تا ۳۰ ملخصاً)

{13} لباس کا خیال رکھیں، آدھی پتلون (half pant) تو کسی کو بھی نہیں پہننی چاہیے۔ اسی طرح اس عمر سے لڑکوں کو آدھی آستین (half sleeves)، بغیر آستین (with out sleeve shirts) اور چُست لباس (skin fit clothing) سے بھی بچنا چاہیے بلکہ بچّیوں کو تو شروع ہی سے، اس طرح کے لباس سے بچایا جائے۔

{14} کسی سے کسی قسم کا تحفہ نہ لیں، اگر کوئی دینا چاہیے تو اُسے والد صاحب وغیرہ کو دینے کا کہہ دیں اور جو پیسے یا چیزیں آپ کے پاس ہیں، اُس پر اللہ کریم کا شکر ادا کریں، دوسروں کے تحفوں سے بالکل دور رہیں۔

{15} سب سے اہم کام ”خاموشی اور سنجیدگی (seriousness)“ ہے۔ اپنے کام سے کام رکھیں، نیک کاموں میں زندگی گزاریں تو بہت سے مسائل سے بچ جائیں گے (اِنْ شَآءَ اللّٰہ! یعنی اللہ کریم نے چاہا تو)۔[16]

---

(86) **گزارش:** والِدَین اور استاد صاحبان وغیرہ کو بھی چاہئے کہ جو باتیں بتائی گئیں، اسے پڑھ کر **اَمْرَدوں** (مثلاً دس (10) سال

بالغ لڑکوں کے لیے:

()ہر ہفتہ نہا کر ناف(یعنی پیٹ کے سوارخ) سے نیچے اور بغل(armpit)وغیرہ کے بال دور کر کے بدن کو صاف کرنا مستحب(اور ثواب کا کام)ہے۔ہر ہفتہ (یہ بال صاف)نہ کریں تو پندرھویں دن(fifteenth day) اور زیادہ سے زیادہ چالیس(40)دن تک(کر لیں)اس سے زیادہ(دن تک یہ بال بغیر کاٹے رہنے)کی اجازت نہیں۔اگر(کسی بالغ کے)چالیس(40)دن گزر گئے اور بال صاف نہ کئے تھے تو گناہ ہوا۔(رد المحتار،کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع،ج۹،ص ۶۷۱،مُلخصاً)کچھ لوگ غسل خانے(wash room) وغیرہ میں یہ بال چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا درست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کر دیں۔(بہار شریعت ح۱۶،ص ۵۸۹،مُلخصاً)

....

50 ”لڑکی کب بالغہ(بڑی)ہوتی ہے اور اس پر غسل کب فرض ہوتا ہے؟“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اپنی عورَتوں کو "سورۃُ النُّور" کی تعلیم دو(اَلْمُستَدرَک ج۳ص ۱۵۸ حدیث ۳۵۴۶ مُلتقطاً)۔عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: اپنی بَچّیوں کو سورۂ نور سیکھاؤ(فتاوی رضویہ جلد ۲۴،ص ۴۵۳ ماخوذاً)

واقعہ(incident): **گڑیاں(dolls)**

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس گڑیوں(dolls)سے کھیلتی تھی کیونکہ جب آپ کی رخصتی ہوئی تھی (یعنی جب آپ نکاح کے بعد اپنے والد صاحب کے گھر سے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں آگئی تھیں)تو آپ کی عمرِ مُبارک نو(9)سال تھی۔مزید(more) یہ بھی فرماتی ہیں

سے اٹھارہ(18)یا بیس(20)سال کے ایسے لڑکے کہ جن کی داڑھی نہ آئی ہو)کو ہر طرح کی ”ٹِپ ٹاپ“ سے بچنے کا ذِہن دیں۔(قوم لوط کی تباہ کاریاں ص ۳۰،۳۱ مُلخصاً)

کہ میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں تو جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لاتے یہ چلی جاتیں پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہیں میری طرف بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں (مسلم، بخاری مع مراۃ، ج۵، حدیث ۵۰ ص ۱۶۴ سوفٹ ائیر، مُلخصاً)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچّیوں کے لیے گڑیاں (dolls) بنانا ان سے کھیلنا جائز ہے کہ اس سے ان کو سینے اور کھانا تیار کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔ (مراۃ، ج۵، حدیث ۱۶۴ سوفٹ ائیر، مُلخصاً)

لڑکیوں کے لیے اہم (important) باتیں:

() ہر ہفتہ نہا کر ناف (یعنی پیٹ کے سوارخ) سے نیچے اور بغل (armpit) وغیرہ کے بال دور کرکے بدن کو صاف کرنا مستحب (اور ثواب کا کام) ہے۔ ہر ہفتہ (یہ بال صاف) نہ کریں تو پندرھویں دن (fifteenth day) اور زیادہ سے زیادہ چالیس (40) دن تک (کرلیں) اس سے زیادہ (دن تک یہ بال بغیر کاٹے رہنے) کی اجازت نہیں۔ اگر (کسی بالغہ کے) چالیس (40) دن گزر گئے اور بال صاف نہ کئے تھے تو گناہ ہوا، عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیے (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۷۱، مُلخصاً)۔ یہ بال غسل خانے (wash room) وغیرہ میں چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کردیں۔ (بہار شریعت ح ۱۶، ص ۵۸۴، مُلخصاً)

() عورت کے لئے بھی اپنے غیر ضروری بال استرے (razor) یا اس کے علاوہ (other) لوہے وغیرہ کی کسی چیز سے صاف کرنا جائز ہے۔ دینِ اسلام صرف ان چیزوں کی صفائی چاہتا ہے، اب یہ صفائی کسی بھی چیز سے کی جائے، کچھ عورتیں جو یہ وعید (یعنی سزا) سناتی ہیں کہ استرہ (razor) اور لوہے کی چیز سے بال کٹوانے والی کا جنازہ نہیں اٹھتا، بالکل بے بنیاد (baseless) اور نادانی (ignorance) کی بات ہے ایسی باتوں سے بچنا چاہیے۔ (صفر المظفر، 1439، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

لڑکی کب بالغہ (بڑی) ہوتی ہے؟:

{1} بچّی کی بالغہ ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی

عمر کے دَوران لڑکی کو احتِلام ہو یا حیض (یعنی منتھلی کورس۔monthly course) آجائے (یعنی مخصوص bleeding ہو جائے) تو بالِغہ ہو گئی۔ اگر اس طرح کی کوئی بات ظاہر نہ ہوئی کہ جس سے بچّی بالغہ ہو جائے تو ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالِغہ ہے۔

{2} بچّے اور بچِّیاں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ بچّیوں کو شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف (Scarf) وغیرہ کی عادت ڈالی جائے۔ سات (7) سال کی عمر سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ بچّی جب پندرہ (15) سال کی ہو گئی تو سب غیر محرموں (جس سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ واجب، اور (قمری یعنی اسلامی سال (محرم، صفر، ربیع الاوّل،،،) کے حساب سے) نو (۹) (اور عیسوی سال (جنوری، فروری، مارچ۔۔۔) کے حساب سے تقریباً آٹھ (8) سال، آٹھ (8) مہینے، چوبیس (24) دن[(17)] سے (قمری یعنی اسلامی سال کے حساب سے) پندرہ (15) (اور عیسوی سال کے حساب سے تقریباً تقریباً چودہ (14) سال، چھ (6) ماہ، اُنیس (19) دن) کے درمیان اگر بالغہ ہو گئی تو (بھی پردہ واجب، اور بالغہ نہ ہوئی تو (یعنی نو (9) سال کی عمر کے بعد نابالغہ کو پردہ کروانا) مُستحب (اور ثواب کا کام) ہے (کہ غیر محرم رشتہ داروں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچا زاد، تایازاد (cousin)، خالو، پھوپھا (uncle)، بہنوئی (brother in law) بلکہ اپنے نامحرم پیر و مرشد اور پڑوسیوں سے بھی پردہ کروائیں) مگر بارہ (12) سال کی عمر کے بعد (پردے کی) سخت تاکید (emphasis) ہے کہ بارہ (12) سال کی عمر کی لڑکی کے بالِغہ ہو جانے کا وقت قریب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۹ بالتغیر)

{3} بیٹی کی عمر جب نو (9) سال ہو جائے تو باپ، اُسے اپنے پاس نہ سلائے اور نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴، صفحہ ۴۵۴ ملخصاً)

حیض (monthly course) اور استحاضہ کی وضاحت (explanation):

---

(87) یاد رہے کہ یہ حساب (calculation) ایک اندازے (guess) سے لگایا گیا ہے، گزری ہوئی عیسوی تاریخ (date) کی صحیح قمری تاریخ معلوم کرنے کے لیے **prayer time dawateislami** کی **app** سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

{1} بالغِہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت(routine) کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچّہ پیدا ہونے کی وجہ سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۳)۔ حیض کیلئے ماہواری، اَیّام، ایّام سے ہونا، مَہینا، مہینا آنا، مہینے سے ہونا باری کے دن اور monthly course (منتھلی کورس) وغیرہ الفاظ بھی بولے جاتے ہیں۔

{2} جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو اِستحاضہ (اِس۔تِ۔حاضہ، بیماری کا خون) کہتے ہیں (اس کے مسائل آگے آرہے ہیں)۔

{3} حیض(monthly course) کے چھ رنگ ہیں: (۱) سیاہ(black) (۲) سُرخ(red) (۳) سبز(green) (۴) زرد(yellow) (۵) گدلا (میلا، گاڑھا رنگ) (۶) مٹیالا (مٹی کے رنگ کا)۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۹۵)۔ **یاد رہے!** کہ عورت کے اگلے مقام سے جو خالِص رطوبت بے آمیزش (بغیر) خون نکلتی ہے(leucorrhoea) اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔

{4} حیض(monthly course) کی کم سے کم مُدّت(duration) تین(3) دن اور تین(3) راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک مِنَٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ اِستحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مُدّت(duration) دس(10) دن اور دس(10) راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔

{5} کم سے کم نو(9) سال کی عمر سے حَیض(monthly course) شروع ہوگا۔ اور حیض آنے کی زیادہ سے زیادہ عمر پچپن(55) سال ہے(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۴)۔ نو(9) سال کی عمر سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری) ہے۔

{6} دو حیضوں کے درمیان(between the two menstrual cycles) کم سے کم پورے پندرہ (15) دن کا فاصلہ(gap) ضروری ہے(دُرِّ مُختار ج ۱ ص ۵۲۴)۔ اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ حیض(monthly course) آنے کی مدّت لکھنے کی عادت بنالیں۔

{7} یہ ضَروری نہیں کہ پوری مُدّت(full duration) میں ہر وقت خون آتا رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر تھوڑے تھوڑے وقت بھی آئے، جب بھی حَیض ہے۔(دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۳)

حیض(monthly course) کے مسائل:

{1} حیض(monthly course) کی حالت میں نَماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔(بہارِ شریعت ح۲، ص۱۰۲، عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

{2} ان دنوں میں نَمازیں مُعاف ہیں ان کی قضا بھی لازم نہیں۔ البتّہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۳۲)

{3} قرآنِ مجید پڑھنے کے علاوہ (other) دوسرے تمام اورذکر، کلمہ شریف اور دُرُود شریف وغیرہ حیض(monthly course) کی حالت میں اسلامی بہن پڑھ سکتی ہے بلکہ مُستحب (اور ثواب کا کام) ہے کہ نَمازوں کے اوقات(timming) میں وُضو کر کے اتنی دیر تک دُرُود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے کہ جتنی دیر میں نَماز پڑھ سکتی تھی تا کہ عادت باقی رہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

{4} نماز کا وقت شروع ہو گیا، عورت نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ اسے حیض(monthly course) آ گیا تو پاک ہونے کے بعد عورت پر (اُس) نماز کی قضا لازم نہیں۔(ربیع الاوّل، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{5} کسی اسلامی بہن کو نماز پڑھتے ہوئے خون آیا تو وہ نماز معاف ہے یعنی پاک ہونے پر اس کی قضا لازم نہیں۔ **ہاں!** اگر نفل نماز پڑھ رہی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا کرنی ہوگی (یعنی نفل نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی)۔(شوال المکرم، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{6} رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض(monthly course) کا اثر (effect) دیکھا تو اُسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا، رات سے حائِضہ(menstruation) نہیں مانی جائے گی۔(بہارِ شریعت، ح۲، ص۱۰۴) یعنی اگر رات کی نماز نہیں پڑھی تھی تو وہ نماز قضا کرنی ہوگی۔

{7} روزے کی حالت میں اگر حیض (monthly course) شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور روزہ نفل تھا تو قضا واجب ہے (بہارِ شریعت حصّہ ۲ص ۱۰۴)۔ حیض والی کے لئے اِختیار (option) ہے کہ چھپ کر کھائے یا سب کے سامنے، روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں (جوہرہ ج ا ص ۱۸۶) مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا، ص ۱۰۰۴)

{8}(ا) جو عورت رمضان کے کسی دن میں فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ (remaining) حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے۔ (رمضان المبارک، 1439، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

(۲) جو اسلامی بہن صبح صادق سے پہلے دس (10) دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی نہیں کہ فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے غسل کر کے، کپڑے پہن کر اَللّٰہُ اَکْبَر! کہہ (کر نماز شروع کر) سکتی ہو، تو اس دن کا روزہ رکھنا اس اسلامی بہن پر فرض نہ ہوا۔ اس پر واجب ہے کہ روزہ داروں کی طرح (کھائے پیے بغیر) رہے۔ (اپریل، 2021، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{9} حیض (monthly course) کی حالت میں سجدۂ تِلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے ایسی (عورت) پر سجدہ واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت ح ۲، ص ۱۰۴)

{10} اگر عورت حیض (monthly course) سے پاک ہو گئی اور ابھی تک غسل نہیں کیا تو اس حالت میں اس کے لئے ناخن کاٹنا مکروہ ہے کہ یہ حیض سے پاک ہونے کے وقت ناپاکی کی حالت (condition) میں موجود تھے۔ اور اگر وہ حیض سے پاک نہیں ہوئی تو اس حالت میں ناخن کاٹ سکتی ہے۔ (ربیع الاوّل، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{11}(ا) شرعی عذر (حیض۔ monthly course) کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، **ہاں!** استانی صاحبہ کو مخصوص (specific) طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے۔ وہ اس طرح کہ استانی صاحبہ دو کلمے (دو لفظ) ایک سانس میں نہ پڑھے بلکہ ایک سانس میں ایک لفظ پھر دوسرے سانس میں دوسرا لفظ پڑھے۔ **یاد رہے کہ** استانی صاحبہ (قرآن پاک کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گیں اور) پڑھاتے ہوئے یہ نیّت کریں گی

کہ عربی زبان کے الفاظ پڑھا رہی ہوں۔

(۲) اگر پڑھانے کا طریقہ یہ ہو کہ ایک ایک حرف کر کے ہجے کروائے جاتے ہیں (مثلاً الف، ب، ت۔۔۔) تو اب ایک سانس میں ایک کلمے کے سب حروف بھی پڑھا سکتیں ہیں۔ **ہاں!** ایک سانس میں ایک کلمے سے زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

(۳) قرآنِ پاک کی وہ آیتیں کہ جن میں دعا یا حمد و ثناء کے معنی پائے جاتے ہیں (جیسے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**) ان کو شرعی عذر (حیض۔monthly course) کی حالت (condition) میں دعا، حمد، ثناء (اللہ کریم کی تعریف) کی نیّت سے پڑھنا ہر عورت کے لئے جائز ہے چاہے وہ استانی صاحبہ ہوں یا قرآنِ پاک پڑھنی والی یا کوئی اور ہو۔ (جمادی الاولی، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{12} حیض والی سبق یاد کرنے کی نیّت سے بھی قرآنِ شریف نہیں پڑھ سکتیں کہ ان دنوں میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ **ہاں!** قرآنِ پاک (بغیر چھوئے) دیکھ اور (کسی اور کی تلاوت) سُن سکتی ہیں لہٰذا، ان دنوں میں حفظ کرنے والی کو چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک دیکھ یا سُن لیا کریں۔ (جمادی الثانی، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{13} عورت حیض (monthly course) میں نہانا چاہے تو نہا سکتی ہے اس سے بدن کی صفائی حاصل ہو جائے گی لیکن جو ناپاکی ہے، وہ حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرنے ہی سے دور ہو گی۔ (رجب المرجب، 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{14} حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور کپڑے وغیرہ پر کوئی نشان، حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔ (بہارِ شریعت ح ۲، ص ۱۰۴)

{15} یہ ضروری نہیں کہ حیض کی پوری مُدّت (duration۔ مثلاً دس دن) میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر وقفے (gape) وقفے سے آتا رہے تب بھی حَیض ہے۔ (دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۳)

اِستحاضہ کے مسائل:

{1}(۱) اگر حیض(monthly course)میں دس(10)دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو یہ ''اِستِحاضہ'' (یعنی بیماری)ہے **(۲)** اگر دس دن سے زیادہ خون، پہلی مرتبہ آیا ہے(یعنی اب تک حیض نہیں آیا تھا)تو اب دس(10)دن تک ''حیض'' مانا جائے گا اور اس کے بعد جتنے دن خون آیا وہ ''اِستِحاضہ'' ہے، اور **(۳)** اگر پہلے عورت کو ''حیض'' آ چکے ہیں اور اس کی عادت دس(10)دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ ''اِستِحاضہ'' ہے، مثلاً ایک عورت کی عادت سات(7)دن ہو یعنی اُسے ہر ماہ سات(7)دن تک حیض(monthly course)آتا ہے، لیکن اس مرتبہ بارہ(12)دن تک آیا تو اب سات(7)دن حیض(monthly course)کے اور پانچ(5)دن ''اِستِحاضہ'' کے مانے جائیں گے۔(اسلامی بہنوں کی نماز ص۲۱۷،۲۱۶ بالتغیر)

{2}(۱) کم سے کم نو(9)سال کی عمر سے حَیض(monthly course)شروع ہو گا اور حیض آنے کی آخری عمر پچپن(55)سال ہے۔ اس عمر والی کو آئسہ (یعنی حیض واولاد سے نا امید ہونے والی۔hopeless)کہتے ہیں(بہارِ شریعت ح۲، ص۹۴) **(۲)** نو(9)سال سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ وہ بھی ''اِستِحاضہ'' ہے، اسی طرح پچپن(55)سال کی عمر کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی ''اِستِحاضہ'' ہی ہے۔ لیکن اگر کسی کو پچپن(55)سال کی عمر کے بعد بھی بالکل اُسی طرح یا اُسی رنگ کا خون آیا کہ جس طرح حیض(monthly course)میں آتا تھا تو اب وہ خون ''حیض'' ہی مانا جائے گا۔(اسلامی بہنوں کی نماز ص۲۱۷، ملخصاً)

{3} دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ(15)دن کا فاصلہ(gape)ہونا ضروری ہے(دُرِّ مُختار، ج۱، ص۵۲۴)۔ اس فاصلے(gape)سے پہلے خون آجائے تو استحاضہ ہے۔ اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ حیض آنے کی مدّت(duration)اچھی طرح یاد رکھے یا لکھ لے تاکہ ''اِستِحاضہ'' وغیرہ کے مسائل کی طرف توجّہ(attention)رہے۔

{4} اِستحاضہ میں نہ نماز مُعاف ہے نہ روزہ۔(عالمگیری ج۱ ص۳۹)

{5} استحاضہ والی کا کعبہ شریف (اور مسجد) میں داخل ہونا، طوافِ کعبہ (یعنی عبادت کی نیّت سے کعبہ شریف کے چکر لگانا)، وُضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اوراس کی تلاوت کرنا یہ تمام کام جائز ہیں۔ (رَدُّالمُحتار، ج۱، ص ۵۴۴)

{6} دس (10) دن میں جب تک عورت کو خون آئے نَماز چھوڑے رکھے البتّہ اگر خون کا بہنا دس (10) دن رات مکمل (یعنی 240 گھنٹے) سے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت (case) میں ہے کہ پچھلا (laste) حیض بھی دس (10) دن رات آیا ہو اور() اگر پچھلا حیض دس (10) دن سے کم تھا۔ مثلاً چھ (6) دن کا تھا تو اب غسل کر کے چار (4) دن کی قضا نَمازیں پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار (4) دن کا تھا تو اب چھ (6) دن کی قضا نمازیں پڑھے گی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۴ ص ۳۵۰)

{7} اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ (بار بار خون آنے کی وجہ سے) اس کو اتنا وقت (time) نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نَماز پڑھ سکے تو نماز کا پورا ایک وَقت شروع سے آخِر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اُس وَقت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وُضو نہ جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

{8} اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہو گا (یعنی ایسی صورت میں "معذور" نہیں کہلائے گی)۔ لھذا لازم ہے کہ ایسا کرے اور نماز پڑھے۔ (18)

....

(88) "شرعی معزور" کی تفصیل (detail) "دین کے مسائل" Topic number : 71 ، part : 2 میں دیکھیں۔